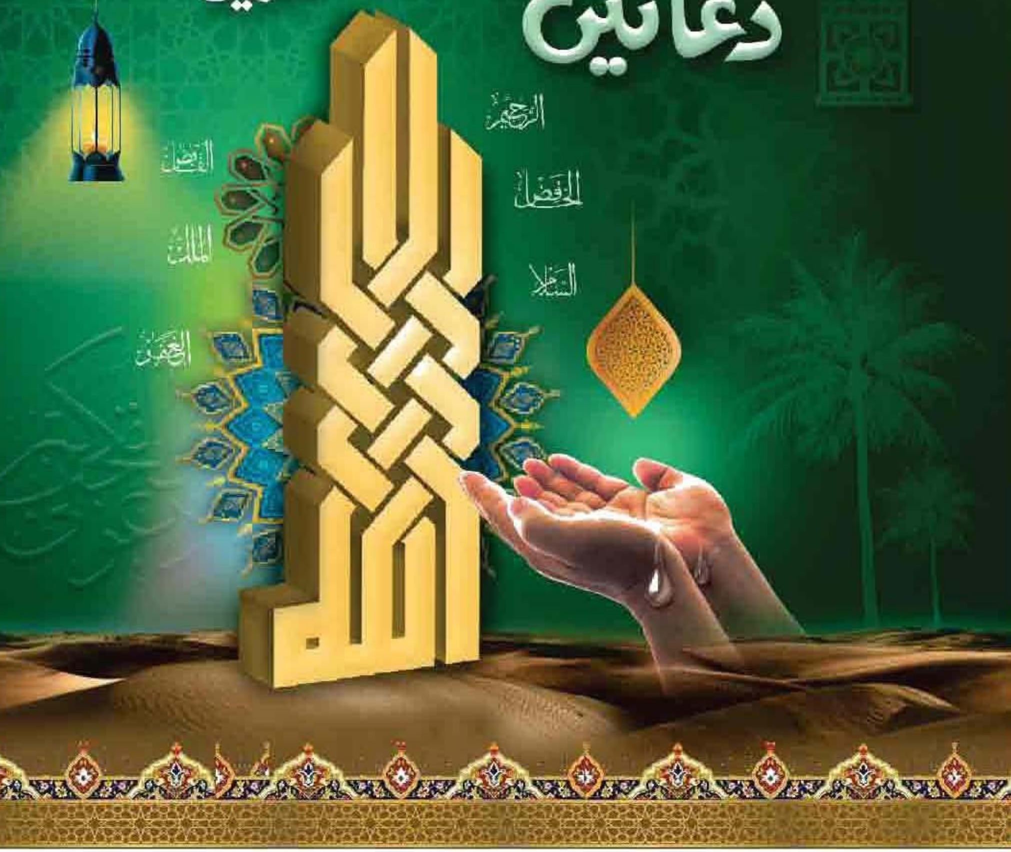
آؤ اللہ سے باتیں کریں

دعائیں



انتخاب ڈاکٹر محمد صارم

آؤ

اللہ سے باتیں

کریں

دُعائیں

انتخاب

ڈاکٹر محمد صارم

نام کتاب	آؤاللہ سے باتیں کریں (دعائیں)
مصنف	ڈاکٹر محمد صارم بن سیف اللہ
	پی ایچ ڈی (علومِ اسلامیہ) پنجاب یونیورسٹی، لاہور
	رابطہ 03206335132
ناشر	محمدی پبلیشرز، گوجرانوالہ
سن اشاعت	صفر، ۱۴۴۲ ہجری بمطابق اکتوبر 2020ء
قیمت	مسجد، مدرسہ میں لگانے اور ذاتی یاد کرنے والوں کے لئے فری
	خرید کر تقسیم کرنے والے افراد او پر دیئے گئے نمبر پر رابطہ کریں

مصنف کی دیگر کتب

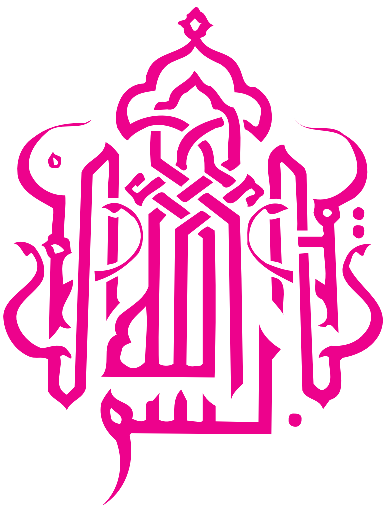
آسان و عام فہم سیرت النبی ﷺ

تعارف حدیث (چند اہم مباحث)

تاجروں سے چند باتیں (شریعت کی روشنی میں)

عمرہ اور حج کا آسان طریقہ

الحاد



فہرست

اچانک تکلیف سے بچاؤ کے لئے دعا مثلاً فالج ایکسیڈنٹ وغیرہ:

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا' آپ ﷺ فرماتے تھے ''جس نے (شام کو) تین بار یہ دعا پڑھ لی' اسے صبح تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْءٌ فِي الْأَرْضِ وَلَا فِي السَّمَآءِ، وَهُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ

اللہ کے نام سے، وہ ذات کہ اس کے نام سے کوئی چیز زمین میں ہو یا آسمان میں' نقصان نہیں دے سکتی اور وہ خوب سنتا ہے اور خوب جانتا ہے۔

اور جس نے صبح کے وقت تین بار یہ دعا پڑھ لی اسے شام تک کوئی اچانک مصیبت نہیں آئے گی۔'' راوی نے بیان کیا کہ اس حدیث کے روایت کرنے والے ابان بن عثمان کو فالج ہو گیا تھا تو ان سے حدیث سننے والا، ان کو تعجب سے دیکھنے لگا (کہ پھر یہ فالج کیونکر ہو گیا؟) تو انہوں نے کہا: کیا ہوا' مجھے دیکھتے کیا ہو؟ اللہ کی قسم! میں نے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ پر جھوٹ نہیں بولا ہے اور نہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ پر جھوٹ بولا ہے۔ لیکن جس دن مجھے یہ فالج ہوا میں اس دن غصے میں تھا اور یہ کلمات پڑھنا بھول گیا تھا۔ (ابوداود:5088)

موذی جانور کیڑے مثلاً بچھو وغیرہ سے بچاؤ کے لئے دعا:

ایک شخص نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی: اللہ کے رسول! مجھے اس

بچھو سے کتنی شدید تکلیف پہنچی جس نے کل رات مجھے کاٹ لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر تم نے جب رات کی تھی، یہ (کلمات) کہہ دیتے:

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ

میں ہر اس چیز کے شر سے جسے اللہ نے پیدا کیا، اس کے کامل ترین کلمات کی پناہ میں آتا ہوں

تو وہ (بچھو) تمہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتا۔" (صحیح مسلم: 2709)

میزبان کو کیا دعا دی جائے؟

سیدنا مقداد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے دونوں ساتھی آئے اور (فاقہ وغیرہ کی) تکلیف سے ہماری آنکھوں اور کانوں کی قوت جاتی رہی تھی۔ ہم اپنے آپ کو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب پر پیش کرتے تھے لیکن کوئی ہمیں قبول نہ کرتا تھا۔ آخر ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ ہمیں اپنے گھر لے گئے۔ وہاں تین بکریاں تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کا دودھ دوہو، ہم تم سب پیئیں گے پھر ہم ان کا دودھ دوہا کرتے اور ہم میں سے ہر ایک اپنا حصہ پی لیتا اور رسول اللہ ﷺ کا حصہ رکھ چھوڑتے۔ آپ ﷺ رات کو تشریف لاتے اور ایسی آواز سے سلام کرتے جس سے سونے والا نہ جاگے اور جاگنے والا سن لے۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں آتے، نماز پڑھتے، پھر اپنے دودھ کے پاس آتے اور اس کو پیتے۔ ایک رات جب میں اپنا حصہ پی چکا تھا کہ شیطان نے مجھے بھڑکایا۔ شیطان نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ تو انصار کے پاس جاتے ہیں، وہ آپ ﷺ کو تحفے دیتے ہیں اور جو آپ ﷺ کو ضرورت ہے، مل جاتا ہے آپ ﷺ کو اس ایک گھونٹ دودھ کی کیا ضرورت ہوگی؟ آخر میں آیا اور وہ

دودھ پی گیا۔ جب دودھ پیٹ میں بس گیا اور مجھے یقین ہو گیا کہ اب وہ دودھ نہیں ملنے کا تو اس وقت شیطان نے مجھے ندامت کی اور کہنے لگا کہ تیری خرابی ہو تو نے کیا کام کیا؟ تو نے رسول اللہ ﷺ کا حصہ پی لیا، اب آپ ﷺ آئیں گے اور دودھ کو نہ پائیں گے تو تجھ پر بددعا کریں گے اور تیری دنیا اور آخرت دونوں تباہ ہوں گی۔ میں ایک چادر اوڑھے ہوئے تھا جب اس کو پاؤں پر ڈالتا تو سر کھل جاتا اور جب سر ڈھانپتا تو پاؤں کھل جاتے تھے اور مجھے نیند بھی نہ آ رہی تھی جبکہ میرے ساتھی سو گئے اور انہوں نے یہ کام نہیں کیا تھا جو میں نے کیا تھا۔ آخر رسول اللہ ﷺ آئے اور معمول کے موافق سلام کیا، پھر مسجد میں آئے اور نماز پڑھی، اس کے بعد دودھ کے پاس آئے، برتن کھولا تو اس میں کچھ نہ تھا۔ آپ ﷺ نے اپنا سر آسمان کی طرف اٹھایا میں سمجھا کہ اب آپ ﷺ بددعا کرتے ہیں اور میں تباہ ہوا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ

اَللّٰهُمَّ أَطْعِمْ مَنْ أَطْعَمَنِيْ وَأَسْقِ مَنْ أَسْقَانِيْ

اے اللہ! کھلا اس کو جو مجھے کھلائے اور پلا اس کو جو مجھے پلائے۔

یہ سن کر میں نے اپنی چادر کو مضبوط باندھا، چھری لی اور بکریوں کی طرف چلا کہ جوان میں سے موٹی ہو اس کو رسول اللہ ﷺ کے لئے ذبح کروں۔ دیکھا تو اس کے تھن میں دودھ بھرا ہوا ہے۔ پھر دیکھا تو اور بکریوں کے تھنوں میں بھی دودھ بھرا ہوا ہے۔ میں نے آپ ﷺ کے گھر والوں کا ایک برتن لیا جس میں وہ دودھ نہ دوہتے تھے (یعنی اس میں دوہنے کی خواہش نہیں کرتے تھے)۔ اس میں میں نے دودھ دوہا، یہاں تک کہ اوپر جھاگ آ گیا (اتنا بہت دودھ نکلا) اور میں اس کو لے کر آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اپنے حصے کا دودھ رات کو پیا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ دودھ پیجئے۔ آپ

ﷺ نے پی کر مجھے دیا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اور پیجئے۔ آپ ﷺ نے اور پیا۔ پھر مجھے دیا، جب مجھے معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ سیر ہو گئے اور آپ ﷺ کی دعا میں نے لے لی ہے، تب میں ہنسا، یہاں تک کہ خوشی کے مارے زمین پر گر گیا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اے مقداد! تو نے کوئی بری بات کی؟ وہ کیا ہے؟ میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میرا حال ایسا ہوا اور میں نے ایسا قصور کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت کا دودھ (جو خلاف معمول اترا) اللہ کی رحمت تھی۔ تو نے مجھ سے پہلے ہی کیوں نہ کہا ہم اپنے دونوں ساتھیوں کو بھی جگا دیتے کہ وہ بھی یہ دودھ پیتے؟ میں نے عرض کیا کہ قسم اس کی جس نے آپ ﷺ کو سچا کلام دے کر بھیجا ہے کہ اب مجھے کوئی پرواہ نہیں جب آپ نے اللہ کی رحمت حاصل کر لی اور میں نے آپ ﷺ کے ساتھ حاصل کی تو کوئی بھی اس کو حاصل کرے۔ (صحیح مسلم:2055)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ جناب سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ کے ہاں تشریف لے گئے تو انہوں نے روٹی اور روغن زیتون پیش کیا، چنانچہ آپ ﷺ نے اسے تناول فرمایا پھر نبی کریم ﷺ نے یوں فرمایا

أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلَائِكَةُ، وَأَفْطَرَ عِنْدَكُمُ الصَّائِمُونَ

روزے دار تمہارے ہاں افطار کیا کریں، نیک صالح لوگ تمہارا کھانا کھایا کریں اور فرشتے تمہیں دعائیں دیا کریں (ابوداؤد:3854)

غصہ ختم کرنے کی دعا:

حضرت سلیمان بن صرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: میں نبی کریم ﷺ کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اتنے میں دو آدمی ایک دوسرے سے گالی گلوچ کرنے لگے۔

پھر ان میں سے ایک کا چہرہ سرخ ہو گیا اور رگیں پھول گئیں تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "میں ایک ایسی دعا جانتا ہوں، اگر یہ شخص اسے پڑھ لے تو اس کا غصہ جاتا رہے۔ یہ (شخص)

أَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ

پڑھ لے تو اس کا غصہ ختم ہو جائے گا۔" (صحیح بخاری:3282)

سوتے جاگتے وقت رب سے کیا باتیں کریں؟

حضرت حذیفہؓ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی ﷺ جب بستر پر لیٹتے تو اپنا ہاتھ اپنے رخسار کے نیچے رکھتے اور یہ دعا پڑھتے:

اَللّٰهُمَّ بِاسْمِكَ أَمُوتُ وَأَحْيَا

اے اللہ! میں تیرے نام کے ساتھ سوتا اور بیدار ہوتا ہوں

اور جس وقت بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

سب تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت دینے کے بعد زندہ کیا اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے۔ (صحیح بخاری:6314)

لباس تبدیل کرنے سے پہلے کیا کہا جائے؟

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے لباس پہنا اور کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ كَسَانِىْ هٰذَا وَرَزَقَنِيْهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّىْ وَلَا قُوَّةٍ

اس کے پہلے گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔(سنن دارمی:2732)

کسی کو نیا لباس یا صاف ستھرا لباس پہننے پر کیا دعا دیں؟

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمرؓ کو سفید قمیص پہنے دیکھا تو فرمایا: تمھارا یہ لباس دھلا ہوا ہے یا نیا ہے؟ انھوں نے کہا: بلکہ دھلا ہوا ہے۔ آپ نے فرمایا:

اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَعِشْ حَمِيْدًا وَمُتْ شَهِيْدًا

تمھیں نیا لباس، قابل تعریف زندگی اور شہادت کی موت نصیب ہو۔

(سنن ابن ماجہ:3558)

مسجد میں داخل ہوتے اور باہر نکلتے وقت کیا کہیں؟

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہو تو کہے

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ لِىْ أَبْوَابَ رَحْمَتِكَ

اے اللہ! میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔

اور جب مسجد سے نکلے تو کہے

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ

اے اللہ! میں تجھ سے تیرے فضل کا سوال کرتا ہوں۔ (صحیح مسلم:713)

کھانا کھانے سے پہلے کیا کہنا چاہیے؟

عمر بن ابی سلمہؓ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں صغر سنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاں زیر پرورش تھا، کھاتے وقت برتن میں میرا ہاتھ چاروں طرف گھومتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے فرمایا: ''بیٹے! کھاتے وقت

بِسْمِ اللّٰہِ

پڑھو، دائیں ہاتھ سے کھاؤ اور اپنے آگے سے تناول کرو۔'' اس کے بعد میں ہمیشہ اسی ہدایت کے مطابق کھاتا رہا۔ (صحیح بخاری:5376)

ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''تم میں سے جب کوئی کھانا کھانے لگے تو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کا نام ذکر کرے، اگر شروع میں بھول جائے تو چاہیئے کہ یوں کہے

بِسْمِ اللّٰہِ أَوَّلَهٗ وَآخِرَهٗ

اللہ کے نام سے اس (کھانے) کے شروع میں اور آخر میں بھی۔'' (ابوداؤد:3767)

کھانا کھانے کے بعد اللہ پاک کا شکر کیسے ادا کریں؟

سیدنا ابوایوب انصاریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کچھ کھاتے پیتے تو یوں کہا کرتے تھے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا

حمد اس اللہ کی جس نے کھلایا، پلایا، اسے خوش گوار بنایا اور اس کے باہر نکلنے کا نظام بھی بنا دیا۔(ابوداؤد:3851)

واش روم میں جانے سے پہلے کی دعا

حضرت انسؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ جب بیت الخلا جاتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَآئِثِ

اے اللہ! میں ناپاک چیزوں اور ناپاکیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔
(صحیح بخاری:142)

واش روم سے باہر نکل کر کیا پڑھیں؟

ام المؤمنین سیدہ عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ جب بیت الخلاء سے فارغ ہو کر نکلتے تو کہتے

غُفْرَانَكَ

اے اللہ! میں تیری بخشش چاہتا ہوں۔(ابوداؤد:30)

بازار میں داخل ہوں تو کیا کہنا چاہیے؟

لَآ إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ وَهُوَ حَيٌّ لَا يَمُوتُ، بِيَدِهِ الْخَيْرُ، وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

(ترمذی:3428)

جب انسان یہ الفاظ ادا کرتا ہے تو اس بات کا اقرار کر رہا ہوتا ہے کہ میرا مال و منصب حقیقت میں کچھ نہیں۔ سب بادشاہت تو اللہ کی ہے. آخر کار مجھے اس دنیائے فانی کو چھوڑنا ہے یہ عقیدہ اس میں تکبر و حسد کا خاتمہ کرے گا. نیز یہ کہ اللہ ہی سب خیر کا. مالک ہے. میرا عہدہ و منصب، مال و دولت اور میری صلاحیت کچھ بھی نہیں۔ کرم کرنے والی اور بھرم رکھنے والی ذات صرف اللہ ہی کی ہے .

چھینک

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے وہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: ''جب تم میں کوئی چھینک مارے تو وہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

(سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں) کہے۔ اس کا بھائی یا ساتھی

يَرْحَمُكَ اللهُ

(اللہ تجھ پر رحم فرمائے) کہے۔ جب اس کا ساتھی یَرْحَمُکَ اللّٰہُ کہے تو چھینکنے والا کہے .

يَهْدِيكُمُ اللهُ وَيُصْلِحُ بَالَكُمْ

اللہ تجھے ہدایت دے اور تیرے معاملات درست فرمائے (صحیح بخاری:6224)

کفارہ مجلس کی دعا (کہیں سے واپس جانے لگیں تو کہنا چاہیے)

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے آخری ایام میں جب کسی مجلس سے اٹھتے تو یہ کلمات کہتے تھے

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھ لیا کہ اے اللہ کے رسول! آپ یہ کلمات کہتے ہیں جو پہلے نہیں کہا کرتے تھے (اس کی کیا وجہ ہے؟) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ اس چیز کے کفارے کے لیے ہے جو مجلس میں ہو جاتی ہے۔ (ابوداؤد:4859)

استخارہ کیا ہے اور کیسے کیا جاتا ہے؟

استخارہ کا مطلب ہے خیر کا طلب کرنا۔ جب بھی کسی کام کے کرنے یا نہ کرنے کے حوالے سے متردد ہوں تو مسنون طریقہ پر استخارہ کیا جا سکتا ہے۔

جابر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تمام معاملات میں استخارہ کی ایسے تعلیم دیتے جیسے قرآن کی سورت کی تعلیم دیتے . (صحیح بخاری:6382)

اس کا طریقہ یہ ہے کہ ممنوع اوقات یعنی طلوع، زوال اور غروب کے علاوہ دو رکعت نفل پڑھیں۔ پھر یہ دعا مانگیں

اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَ أَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَأَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا أَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا أَعْلَمُ وَأَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاقْدُرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ اَللّٰهُمَّ وَإِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ أَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَاقْدُرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ ارْضِنِیْ بِهٖ

اے اللہ! میں بھلائی مانگتا ہوں تیری بھلائی سے، تو علم والا ہے، مجھے علم نہیں

اور تو تمام پوشیدہ باتوں کو جاننے والا ہے، اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے بہتر ہے، میرے دین کے اعتبار سے، میری معاش اور میرے انجام کار کے اعتبار سے تو اسے میرے لیے مقدر کر دے اور اسے میرے لئے آسان کر دے اور اس میں میرے لئے برکت ڈال دے. اے اللہ اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے برا ہے میرے دین کے لیے، میری معاش کے لیے اور میرے انجام کار کے لیے تو اسے مجھ سے پھیر دے اور مجھے اس سے پھیر دے اور میرے لیے بھلائی مقدر کر دے جہاں کہیں بھی وہ ہو اور پھر مجھے اس سے مطمئن کر دے

یہ دعاءِ استخارہ اس کے ترجمہ پر خوب غور کرتے ہوئے اخلاص سے پڑھیں۔ نتیجہ اللہ پر چھوڑ دیں۔ یقین رکھیں کہ اگر وہ کام آپ کے لئے بہتر ہوگا تو ہو جائے گا ورنہ اللہ پاک بہتر اور مفید کی طرف راہ اسان کر دے گا۔

ترجمہ پر غور کریں تو اندازہ ہو جائے گا کہ استخارہ کی دعا متکلم، دعا کرنے والے کے لئے ہے۔ الفاظ یہ ہیں **خَیْرٌ لِّي** میرے لئے بہتر ہے تو میرے مقدر میں کر دے۔ غور کریں جو لوگ دوسروں سے رشتہ کرنے کا استخارہ کرواتے ہیں تو بابا جی استخارے والے اپنے لئے دعا کر رہے ہیں اللہ اگر یہ رشتہ میرے لئے بہتر ہے تو میرے مقدر میں کر دے۔ یہ درست نہیں۔ رات سونے سے پہلے ہی استخارہ کرنا لازم نہیں اور پھر یہ سمجھنا کہ استخارہ کر کے سوئیں گے تو خواب آئے گا جس میں اشارہ ہوگا کہ یہ کام کرنا چاہیے یا نہیں، یہ بھی درست نہیں۔

سواری پر بیٹھے تو کیا کہے؟

جناب علی بن ربیعہ کہتے ہیں کہ میں سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے ہاں حاضر تھا کہ سوار ہونے کے لیے آپ کے سامنے سواری لائی گئی۔ آپ نے جب اپنا پاؤں رکاب میں ڈال لیا تو

کہا:

بِسْمِ اللّٰهِ

پھر جب ٹھیک طرح سے اس پر بیٹھ گئے تو کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

پھر کہا

سُبْحَانَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِیْنَ، وَإِنَّآ إِلٰى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ

پاک ہے وہ ذات جس نے اس کو ہمارے تابع کیا اور ہم از خود اس کو اپنا تابع نہ بنا سکتے تھے اور بلاشبہ ہم اپنے رب ہی کی طرف لوٹ جانے والے ہیں

پھر کہا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ

تین بار. پھر کہا

اَللّٰهُ اَكْبَرُ

تین بار پھر کہا

سُبْحَانَكَ إِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ

فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ

اے اللہ! تو پاک ہے میں نے اپنی جان پر ظلم کیا ہے تو مجھے معاف فردے' بلاشبہ تیرے سوا اور کوئی نہیں جو گناہوں کو بخش سکے۔

پھر آپ ہنسے۔ آپ سے کہا گیا: امیر المؤمنین! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا تھا کہ آپ ﷺ نے ایسے ہی کیا تھا جیسے کہ میں نے کیا ہے اور آپ ﷺ ہنسے (بھی) تھے' تو میں نے آپ ﷺ سے دریافت کیا تھا: اے اللہ کے رسول! آپ کس بات پر ہنسے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''بلاشبہ تیرے رب کو اپنے بندے پر تعجب آتا ہے جب وہ کہتا ہے (الٰہی!) میرے گناہ بخش دے' بندہ جانتا ہے کہ تیرے سوا گناہوں کو کوئی بخش نہیں سکتا۔'' (صحیح بخاری:2602)

سفر پر جاتے اور واپسی پر کیا کہے؟

سیدنا علی ازدی رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے انہیں سکھایا کہ رسول اللہ ﷺ کہیں سفر میں جانے کے لئے اپنے اونٹ پر سوار ہوتے تو تین بار اَللّٰہُ اَکْبَرُ فرماتے، پھر یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَ الَّذِي سَخَّرَ لَنَا هٰذَا، وَمَا كُنَّا لَهُ مُقْرِنِينَ، وَإِنَّا إِلَى رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُونَ، اَللّٰهُمَّ إِنَّا نَسْأَلُكَ فِي سَفَرِنَا هٰذَا الْبِرَّ وَالتَّقْوٰى، وَمِنَ الْعَمَلِ مَا تَرْضٰى، اَللّٰهُمَّ

هَوِّنْ عَلَيْنَا سَفَرَنَا هٰذَا، وَاطْوِ عَنَّا بُعْدَهُ، اَللّٰهُمَّ أَنْتَ الصَّاحِبُ فِي السَّفَرِ، وَالْخَلِيفَةُ فِي الْأَهْلِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُبِكَ مِنْ وَعْثَاءِ السَّفَرِ، وَكَآبَةِ الْمَنْظَرِ، وَسُوْءِ الْمُنْقَلَبِ فِي الْمَالِ وَالْأَهْلِ

پاک ہے وہ ذات جس نے اس جانور کو ہمارے تابع کر دیا اور ہم اس کو دبا نہ سکتے تھے اور ہم اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جانے والے ہیں. اے اللہ! ہم تجھ سے اپنے اس سفر میں نیکی اور پرہیزگاری مانگتے ہیں اور ایسے کام کا سوال کرتے ہیں جسے تو پسند کرے۔ اے اللہ! ہم پر اس سفر کو آسان کر دے اور اس کی مسافت کو ہم پر تھوڑا کر دے۔ اے اللہ تو ہی سفر میں رفیق سفر اور گھر میں نگران ہے۔ اے اللہ! میں تجھ سے سفر کی تکلیفوں اور رنج وغم سے اور اپنے مال اور گھر والوں میں برے حال میں لوٹ کر آنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اور جب لوٹ کر آتے تو بھی یہی دعا پڑھتے مگر اس میں اتنا زیادہ کرتے

آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ

ہم لوٹنے والے ہیں، توبہ کرنے والے، خاص اپنے رب کی عبادت کرنے والے اور اسی کی تعریف کرنے والے ہیں‘‘۔(صحیح مسلم:1342)

وضو کی دعائیں

سیدنا ابو سعیدؓ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اس شخص کا وضو نہیں جو وضو کرتے وقت اللہ کا نام نہیں لیتا۔ (ابن ماجہ: 397) لہذا وضو سے پہلے

بِسْمِ اللّٰهِ

پڑھیں

آپ ﷺ نے (اس سے پہلے) فرمایا تھا: ''تم میں سے جو شخص بھی وضو کرے اور اپنے وضو کو پورا کرے پھر یہ کہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيْكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُوْلُهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔

تو اس کے لیے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جاتے ہیں، جس سے چاہے داخل ہو جائے (مسلم: 566)

بیمار کو کیا کہا جائے؟

ہمارے یہاں جب کسی بیمار کا پتا لینے جاتے ہیں تو وہاں اس کی بیماری پر تبصرے شروع کر دیتے ہیں کہ اس بیماری سے پہلے بھی فلاں فلاں بندہ فوت ہو گیا تھا. ایسا نہیں کرنا چاہیے بلکہ بیمار کو کہنا چاہیے کہ یہ بیماری تمہارے گناہوں کو ختم کرنے کا سبب بنے گی اور ساتھ ہی ساتھ اس کی شفاء یابی کے لئے دعا بھی کرنی چاہیے. نبی ﷺ کی عادت مبارک تھی کہ جب کسی

مریض کی بیمار پرسی کرتے تو اس طرح دعا کرتے

لَا بَأْسَ طَهُورٌ إِنْ شَآءَ اللهُ

کوئی حرج نہیں، اگر اللہ نے چاہا تو یہ بیماری گناہوں سے پاک کرنے کا باعث بنے گی .(صحیح بخاری:3616)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''جس نے کسی ایسے مریض کی عیادت کی جس کی ابھی اجل نہ آئی ہو تو سات بار اس کے پاس یہ دعا

أَسْأَلُ اللهَ الْعَظِيمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِيمِ أَنْ يَّشْفِيَكَ

میں اللہ سے سوال کرتا ہوں جو عظمت اور بڑائی والا اور عرش عظیم کا رب ہے کہ تجھے شفاء عنایت فرمائے۔

پڑھے تو اللہ تعالیٰ اسے اس بیماری سے عافیت دیدے گا۔(ابوداؤد:3106)

پریشانی و مصیبت آجائے تو کیا کہیں؟

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی، انھوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا:" کوئی مسلمان نہیں جسے مصیبت پہنچے اور وہ (وہی کچھ) کہے جس کا اللہ نے اسے حکم دیا ہے:

إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ اَللّٰهُمَّ اْجُرْنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرًا مِّنْهَا

یقیناً ہم اللہ کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں، اے اللہ! مجھے میری مصیبت پر اجر دے اور مجھے (اس کا) اس سے بہتر بدل عطا فرما

مگر اللہ تعالیٰ اسے اس (ضائع شدہ چیز) کا بہتر بدل عطا فرمادیتا ہے۔ (صحیح مسلم:1525)

فوت شدہ کے رشتہ دار کو کن الفاظ میں تسلی دے؟

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے فرمایا: نبی کریم ﷺ کی ایک صاحبزادی نے آپ کو پیغام بھیجا کہ میرا بیٹا فوت ہو رہا ہے، آپ ہمارے ہاں تشریف لائیں۔ آپ نے سلام کہتے ہوئے واپس پیغام بھیجا اور فرمایا:

إِنَّ لِلّٰهِ مَا أَخَذَ وَلَهُ مَا أَعْطَى وَكُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُّسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

(اللہ تعالیٰ ہی کا سارا مال ہے) جو اللہ نے لے لیا وہ اس کا تھا اور جو اس نے عطا کیا وہ بھی اسی کا ہے۔ اس کے ہاں ہر چیز کا وقت مقرر ہے، اس لیے اسے چاہیے کہ صبر کرے اور ثواب کی طلب گار رہے۔"

صاحبزادی نے پھر پیغام بھیجا اور آپ کو قسم دی کہ ضرور تشریف لائیں، چنانچہ آپ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ حضرت سعد بن عبادہ، معاذ بن جبل، ابی بن کعب، زید بن ثابت اور مزید چند لوگ تھے۔ بچے کو رسول اللہ ﷺ کے پاس لایا گیا جبکہ اس کا سانس اکھڑا ہوا تھا۔ راوی نے کہا: میرا گمان ہے کہ اس نے کہا: گویا وہ مشکیزہ ہے۔ رسول اللہ ﷺ کی دونوں آنکھیں (یہ منظر دیکھ کر) بہنے لگیں تو حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اللہ کے رسول (ﷺ)! یہ رونا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا: "یہ رحمت ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں

کے دلوں میں رکھا ہے۔اور اللہ تعالیٰ رحم کرنے والے بندوں ہی پر رحم کرتا ہے۔"(صحیح بخاری:1284)اس دعا میں

فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ

کی جگہ

فَاصْبِرْ وَاحْتَسِبْ

پڑھیں

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ،انھوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے ،اس وقت ان کی آنکھیں کھلی ہوئیں تھیں تو آپ نے انھیں بند کر دیا، پھر فرمایا: "جب روح قبض کی جاتی ہے تو نظر اس کا پیچھا کرتی ہے۔'اس پر انکے گھر کے کچھ لوگ چلا کر رونے لگے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا؛'تم اپنے لئے بھلائی کے علاوہ اور کوئی دعا نہ کرو کیونکہ تم جو کہتے ہو فرشتے اس پر آمین کہتے ہیں۔' پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِي سَلَمَةَ وَارْفَعْ دَرَجَتَهُ فِي الْمَهْدِيِّينَ وَاخْلُفْهُ فِي عَقِبِهِ فِي الْغَابِرِينَ وَاغْفِرْ لَنَا وَلَهُ يَا رَبَّ الْعَالَمِينَ وَافْسَحْ لَهُ فِي قَبْرِهِ وَنَوِّرْ لَهُ فِيهِ

"اے اللہ!ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مغفرت فرما،ہدایت یافتہ لوگوں میں اس کے درجات بلند فرما اور اس کے پیچھے رہ جانے والوں میں تو اس کا جانشین

بن اور اے جہانوں کے پالنے والے! ہمیں اور اس کو بخش دے، اس کے لئے اس کی قبر میں کشادگی عطا فرما اور اس کے لئے اس (قبر) میں روشنی کر دے۔" (صحیح مسلم:920)

ایسے موقعہ پر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کے نام کی جگہ فوت ہونے والے کا نام لیا جائے ۔

جنازے کی دعائیں

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازہ پڑھایا تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعا میں اسے یاد کر لیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرما رہے تھے

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ وَعَافِهِ وَاعْفُ عَنْهُ وَأَكْرِمْ نُزُلَهُ وَوَسِّعْ مُدْخَلَهُ وَاغْسِلْهُ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ وَنَقِّهِ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا نَقَّيْتَ الثَّوْبَ الْأَبْيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْهُ دَارًا خَيْرًا مِّنْ دَارِهِ وَأَهْلًا خَيْرًا مِّنْ أَهْلِهِ وَزَوْجًا خَيْرًا مِّنْ زَوْجِهِ وَأَدْخِلْهُ الْجَنَّةَ وَأَعِذْهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ أَوْ مِنْ عَذَابِ النَّارِ

"اے اللہ! اسے بخش دے اس پر رحم فرما اور اسے عافیت دے، اسے معاف

فرما اور اس کی باعزت ضیافت فرما اور اس کے داخل ہونے کی جگہ (قبر) کو وسیع فرما اور اس (کے گناہوں) کو پانی، برف اور اولوں سے دھودے، اسے گناہوں سے اس طرح صاف کردے جس طرح تو نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف کیا اور اسے اس گھر کے بدلے میں بہتر گھر، اس کے گھر والوں کے بدلے میں بہتر گھر والے اور اس کی بیوی کے بدلے میں بہتر بیوی عطا فرما اور اس کو جنت میں داخل فرما اور قبر کے عذاب سے اور آگ کے عذاب سے اپنی پناہ عطا فرما۔' کہا: یہاں تک ہوا کہ میرے دل میں آرزو پیدا ہوئی کہ یہ میت میں ہوتا۔ (صحیح مسلم:963)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک جنازے پر نماز پڑھی تو یوں دعا فرمائی

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَمَيِّتِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهُ مِنَّا فَأَحْيِهِ عَلَى الْإِيْمَانِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهُ مِنَّا فَتَوَفَّهُ عَلَى الْإِسْلَامِ اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهُ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَهُ

''اے اللہ! ہمارے زندوں اور مرنے والوں کو بخش دے اور چھوٹوں کو اور

بڑوں کو، مردوں کو اور عورتوں کو، حاضر موجود لوگوں کو اور جو موجود نہیں ہیں انہیں بھی بخش دے۔ اے اللہ! ہم میں سے جسے تو زندہ رکھے تو اسے ایمان کے ساتھ زندہ رکھ اور جسے تو موت دے اسے اسلام پر موت دے۔ اے اللہ! ہمیں اس مرنے والے کے اجر سے محروم نہ رکھ اور اس کے بعد ہمیں گمراہ بھی نہ کر دینا۔'' (ابوداؤد:3201)

واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک مسلمان کا جنازہ پڑھا تو میں نے آپ کو یوں فرماتے سنا:

اَللّٰھُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ، وَ حَبْلِ جِوَارِكَ، فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ، وَ عَذَابِ النَّارِ، وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَآءِ وَالْحَقِّ، فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ، إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ

اے اللہ! فلاں کا بیٹا فلاں تیرے سپرد اور تیری حفاظت میں ہے، اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے محفوظ رکھنا تو وفا اور حق والا ہے، اس کی بخشش فرما دے اور اس پر رحمت فرما، بے شک تو بخشنے والا رحم کرنے والا ہے (ابن ماجہ:1499)

اَللّٰھُمَّ عَبْدُكَ وَابْنُ أَمَتِكَ اِحْتَاجَ إِلٰی

رَحْمَتِكَ، وَأَنْتَ غَنِيٌّ عَنْ عَذَابِهِ، إِنْ كَانَ مُحْسِنًا فَزِدْ فِي حَسَنَاتِهِ، وَإِنْ كَانَ مُسِيئًا فَتَجَاوَزْ عَنْهُ

اے اللہ تیرا بندہ اور تیری بندی کا بیٹا تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسے عذاب دینے سے بے پرواہ ہے۔ اگر یہ نیک ہے تو اس کی نیکیوں میں اضافہ فرما دے اور اگر یہ گناہگار ہے تو اس سے درگزر فرما دے۔

(مستدرک حاکم:1328)

اذان کا جواب کیسے دیا جائے؟

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے۔ (صحیح بخاری:611)

حضرت علقمہ بن وقاص سے روایت ہے، انھوں نے کہا: تحقیق میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے پاس تھا جب ان کے موذن نے اذان شروع کی۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی اسی طرح کہا جس طرح موذن کہتا تھا حتی کہ جب اس نے

حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ

کہا تو آپ نے

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ

کہا، پھر جب اس نے

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

کہا تو آپ نے پھر

لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ إِلَّا بِاللّٰہِ

کہا اور اس کے بعد اسی طرح کہا جس طرح موذن نے کہا۔ پھر فرمانے لگے: میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا ہے۔ (نسائی:677)

حضرت جابر بن عبداللہ ؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اذان سنتے وقت یہ دعا پڑھے

اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّآمَّۃِ، وَالصَّلَاۃِ الْقَآئِمَۃِ آتِ مُحَمَّدًا الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ، وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا الَّذِیْ وَعَدْتَہٗ

"اے اللہ! اس کامل پکار اور قائم ہونے والی نماز کے رب! حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی عطا فرما اور انہیں اس مقام پر پہنچا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے

تو اسے قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔ (صحیح بخاری:614)

والدین کے لئے دعا

اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں

اور تیرے رب نے فیصلہ کر دیا ہے کہ اس کے سوا کسی کی عبادت نہ کرو اور ماں

باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ اگر کبھی تیرے پاس دونوں میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ ہی جائیں تو ان دونوں کو اف مت کہہ اور نہ انھیں جھڑک اور ان سے بہت کرم والی بات کہہ۔ اور رحم دلی سے ان کے لیے تواضع کا بازو جھکا دے اور کہہ

رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيۡ صَغِيۡرًا

اے میرے رب! ان دونوں پر رحم کر جیسے انھوں نے چھوٹا ہونے کی حالت میں مجھے پالا۔ (سورت نبی اسرائیل:23،24)

بیوی، بچوں کے لئے دعا

رَبَّنَا هَبۡ لَنَا مِنۡ اَزۡوَاجِنَا وَذُرِّيّٰتِنَا قُرَّةَ اَعۡيُنٍ وَّاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا

اے ہمارے رب! ہمیں ہماری بیویوں اور اولادوں سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما اور ہمیں پرہیزگاروں کا امام بنا۔ (سورۃ الفرقان:74)

توبہ کیسے کریں؟

- ☆ سب سے پہلے اپنے گناہ کا اقرار کرے۔
- ☆ پھر اللہ پر یقین رکھے کہ اللہ پاک اس کے گناہ معاف کر دے گا۔
- ☆ اپنے گناہ پر شرمندہ رہے۔
- ☆ رونے کی کوشش کرے اگر رونا نہ آئے تو رب کے سامنے رونے والی شکل ہی بنا لے۔
- ☆ اللہ کو یاد کرے۔

☆ اپنی زبان میں دل سے معافی مانگے ۔

☆ آئندہ نہ کرنے کا عہد کرے ۔

☆ گناہ سے بچنا چاہتا ہے تو نیک لوگوں سے دوستی کرے

☆ برے کام کرنے والوں سے دور ہو جائے۔

☆ چند دعائیں مستقل پڑھتا رہے ۔

سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:' ذوالنون (حضرت یونس علیہ السلام) کی دعا جو انہوں نے مچھلی کے پیٹ میں رہنے کے دوران کی تھی وہ یہ تھی

لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظَّالِمِيْنَ

کیوں کہ یہ ایسی دعا ہے کہ جب بھی کوئی مسلمان شخص اسے پڑھ کر دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا قبول فرمائے گا۔ (ترمذی:3505)

اَللّٰهُمَّ أَنْتَ رَبِّيْ، لَآ إِلٰهَ إِلَّآ أَنْتَ، خَلَقْتَنِيْ وَأَنَا عَبْدُكَ، وَأَنَا عَلٰى عَهْدِكَ وَوَعْدِكَ مَا اسْتَطَعْتُ، أَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ مَا صَنَعْتُ، أَبُوْءُ لَكَ بِنِعْمَتِكَ عَلَيَّ وَأَبُوْءُ بِذَنْبِيْ، فَاغْفِرْلِيْ، فَإِنَّهُ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّآ أَنْتَ

''اے اللہ! تو میرا رب ہے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں، تو نے ہی مجھے پیدا کیا اور میں تیرا ہی بندہ ہوں میں اپنی طاقت کے مطابق تجھ سے کیے ہوئے عہد اور وعدہ پر قائم ہوں، ان بری حرکتوں کے عذاب سے جو میں نے کی ہیں۔ تیری پناہ مانگتا ہوں، مجھ پر جو تیری نعمتیں ہیں ان کا اقرار کرتا ہوں، اور اپنے گناہوں کا اعتراف کرتا ہوں۔ میری مغفرت کر دے کہ تیرے سوا اور کوئی بھی گناہ معاف نہیں کرتا۔''

آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے دل سے ان کو کہہ لیا اور اسی دن شام ہونے سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا، تو وہ جنتی ہے۔ اور جس نے اس دعا کے الفاظ پر یقین رکھتے ہوئے رات میں ان کو پڑھ لیا اور پھر اس کا صبح ہونے سے پہلے انتقال ہو گیا، تو وہ جنتی ہے۔ (صحیح بخاری:6306)

بچوں کو کن الفاظ میں دم کریں؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا: نبی ﷺ کلمات ذیل سے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دم کرتے اور فرماتے تھے: "تمھارے دادا حضرت ابراہیمؑ بھی انہی کلمات سے حضرت اسماعیلؑ اور حضرت اسحاقؑ کو دم کرتے تھے۔

أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ

میں اللہ کے کلمات تامہ کے ذریعے سے ہر شیطان، زہریلے جانور اور ہر ضرر رساں نظر کے شر سے پناہ مانگتا ہوں۔" (صحیح بخاری:3371)

سونے کی دعائیں

سیدہ عائشہؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنے بستر پر تشریف لاتے تو اپنے دونوں ہاتھوں پر قل ھواللہ احد اور معوذتین (سورۃ الفلق اور سورۃ الناس) پڑھ کر پھونکتے پھر دونوں ہاتھوں کو اپنے چہرے اور جسم کے جس حصے تک ہاتھ جاتا وہاں پھیرتے۔ سیدہ عائشہؓ نے فرمایا: جب آپ بیمار ہوئے تو مجھے اس طرح کرنے کا حکم دیا۔
(صحیح بخاری:5748)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، انھوں نے کہا کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے فطرانے کی نگہداشت کا وکیل بنایا۔ میرے پاس ایک شخص آیا اور لپ بھر بھر کر اناج اٹھانے لگا۔ میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا: اللہ کی قسم! میں تجھے رسول اللہ ﷺ کے حضور پیش کروں گا۔ اس نے کہا: میں محتاج ہوں۔ مجھ پر عیال داری کا بوجھ ہے اور مجھے شدید ضرورت تھی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تب میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! رات تمھارے قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟" میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول اللہ ﷺ! اس نے اپنی ضرورت مندی بیان کی اور عیال داری کی شکایت کی تو مجھے اس پر ترس آ گیا اور اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے فرمایا: "آگاہ رہو! اس نے تجھ سے جھوٹ بولا ہے اور وہ پھر آئے گا۔" کے پیش نظر مجھے یقین تھا کہ وہ ضرور آئے گا، اس لیے میں اس کی گھات میں رہا چنانچہ وہ آیا اور غلے سے لپ بھرنے لگا تو میں نے اسے پکڑ لیا اور کہا کہ اس بار تو میں تجھے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں ضرور پیش کروں گا۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دے۔ میں انتہائی محتاج ہوں اور مجھ پر بال بچوں کا بوجھ ہے۔ میں دوبارہ نہیں آؤں گا۔ مجھے اس پر ترس آیا اور میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تمھارے قیدی کا کیا ماجرا ہوا؟" میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس نے اپنی شدید ضرورت کو بیان کیا اور بال بچوں کی شکایت کی تو مجھے اس پر رحم آیا، اس لیے میں نے اسے چھوڑ دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "خبردار رہو! اس نے جھوٹ بولا ہے۔ وہ پھر آئے گا۔" چنانچہ میں اس بار اس کی گھات میں رہا۔ جب وہ آیا اور لپ بھر بھر کر اناج اٹھانے لگا۔ تو میں نے اسے پکڑ کر کہا: اب تو میں تجھے ضرور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لے کر جاؤں گا۔ یہ آخری بار ہے۔ تین بار تو یہ حرکت کر چکا ہے۔ تو کہتا ہے نہیں آؤں گا۔ پھر آ جاتا ہے۔ اس نے کہا: مجھے چھوڑ دو۔ میں تجھے چند کلمات بتاتا ہوں جن کے ذریعے سے اللہ تعالیٰ تمھیں نفع دے گا۔ میں نے کہا: وہ کیا ہیں؟ اس نے کہا: جب تم اپنے بستر پر سونے کے لیے آؤ تو آیت الکرسی **اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ** شروع سے لے کر آخر آیت تک پڑھ لیا کرو۔ ایسا کرو گے تو اللہ کی طرف سے ایک نگران تمھاری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان تمھارے قریب نہیں آئے گا۔ میں نے اسے چھوڑ دیا۔ صبح ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: " گزشتہ رات تمھارے قیدی نے کیا کیا؟' میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس نے مجھے کہا کہ وہ مجھے چند کلمات بتائے گا جن کے ذریعے سے اللہ مجھے نفع دے گا تو میں نے اسے چھوڑ دیا۔ آپ نے پوچھا: "وہ کلمات کیا ہیں؟' میں نے عرض کیا: اس نے مجھ سے کہا کہ جب تم اپنے بستر پر آؤ تو آیت الکرسی **اَللّٰهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّومُ** شروع سے آخر تک پڑھو۔ یہ کام کرنے سے اللہ کی طرف سے تمھارے لیے ایک نگران مقرر ہو جائے گا جو تمھاری حفاظت کرے گا اور صبح تک شیطان بھی تمھارے پاس نہیں بھٹکے گا۔ حضرات صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کار ہائے خیر کے بڑے حریص تھے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "سنو! اس نے بات تو سچی کی ہے لیکن خود وہ جھوٹا ہے۔ اے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ! تم جانتے ہو کہ جس سے تم تین راتوں سے باتیں کرتے رہے ہو وہ کون ہے؟" حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: میں نہیں جانتا تو آپ نے فرمایا: "وہ شیطان تھا۔" (بخاری: 2311)

وہ آیت الکرسی یہ ہے

اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗۤ اِلَّا بِاِذْنِهٖ یَعْلَمُ مَا بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ وَلَا یُحِیْطُوْنَ بِشَیْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ وَسِعَ كُرْسِیُّهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَلَا یَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا وَهُوَ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے (دوسری سند سے) روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے سورہ بقرہ کی آخری دو آیات پڑھیں وہ اسے کافی ہوجائیں گی'' (صحیح بخاری:5009) وہ آیات یہ ہیں

اٰمَنَ الرَّسُوْلُ بِمَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْهِ مِنْ رَّبِّهٖ وَ الْمُؤْمِنُوْنَ كُلٌّ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓىِٕكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَرُسُلِهٖ لَا نُفَرِّقُ بَیْنَ اَحَدٍ مِّنْ

رُّسُلِهٖ وَقَالُوْا سَمِعْنَا وَاَطَعْنَا غُفْرَانَكَ
رَبَّنَا وَاِلَيْكَ الْمَصِيْرُ ... لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ
نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا
اَوْ اَخْطَاْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا اِصْرًا
كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِنَا رَبَّنَا
وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ وَاعْفُ عَنَّا
وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا اَنْتَ مَوْلٰنَا فَانْصُرْنَا
عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ’’جب تم میں سے کوئی اپنے بستر پر لیٹنے کا ارادہ کرے تو پہلے اسے اپنی چادر کے کنارے سے جھاڑ لے کیونکہ وہ نہیں جانتا کہ اس کے بعد کیا چیز داخل ہوگئی ہے۔ پھر یہ دعا پڑھے:

بِاسْمِكَ رَبِّ وَضَعْتُ جَنْبِي وَبِكَ أَرْفَعُهُ،
إِنْ أَمْسَكْتَ نَفْسِي فَارْحَمْهَا، وَإِنْ

أَرْسَلْتَهَا فَاحْفَظْهَا بِمَا تَحْفَظُ بِهِ عِبَادَكَ الصَّالِحِينَ

اے میرے رب! تیرے نام سے میں نے اپنا پہلو رکھا ہے اور تیری قوت سے میں اسے اٹھاؤں گا۔ اگر تو نے میری جان کو روک لیا تو اس پر رحم کرنا اور اگر اسے چھوڑ دیا تو اس کی حفاظت کرنا جس طرح تو اپنے لوگوں کی حفاظت کرتا ہے۔(صحیح بخاری:6320)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سونے کا ارادہ کرتے تو یہ دعا پڑھتے:

بِاسْمِكَ اللَّهُمَّ أَمُوتُ وَأَحْيَا

''اے اللہ! تیرے نام کے ساتھ سوتا ہوں اور بیدار ہوتا ہوں۔''

اور جب نیند سے بیدار ہوتے تو یہ دعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَحْيَانَا بَعْدَ مَا أَمَاتَنَا وَإِلَيْهِ النُّشُورُ

''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے ہیں جس نے ہمیں موت کے بعد زندگی دی اور اسی کی طرف اٹھ کر جانا ہے''۔(صحیح بخاری:6324)

روزانہ صبح یہ دو دعائیں پڑھیں

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، سیدہ جویریہ رضی اللہ عنہا کے ہاں سے نکلے، اس سے پہلے ان کا نام ''برہ'' (نیک اور صالحہ) تھا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کا نام تبدیل کر دیا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہاں سے نکلے اور وہ اپنے مصلے پر تھیں، پھر واپس تشریف لائے تو (دیکھا کہ) وہ اپنے مصلے ہی پر ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا ''کیا تم اس وقت سے اپنے مصلے ہی پر ہو؟'' وہ کہنے لگیں ہاں! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ''میں نے تمہارے (ہاں سے جانے کے) بعد چار کلمات تین بار کہے ہیں، اگر ان کو تمہاری تسبیحات اور ذکر سے وزن کیا جائے تو یہ (میرے کلمات) بھاری ہو جائیں گے۔

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ عَدَدَ خَلْقِهِ وَرِضَا نَفْسِهِ وَزِنَةَ عَرْشِهِ وَمِدَادَ كَلِمَاتِهِ

پاکیزگی ہے اللہ کی اس کی تعریفوں کے ساتھ، اس قدر جتنی کہ اس کی مخلوق ہے اور اتنی کہ اس سے وہ راضی ہو جائے اور اس کے عرش کے وزن کے برابر اور اس قدر جتنی کہ اس کے کلمات کی روشنائی ہے۔'' (ابوداؤد:1503)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جس نے ایک دن میں سو مرتبہ

سُبْحَانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ

کہا اس کے تمام گناہ مٹا دیے جاتے ہیں خواہ سمندر کی جھاگ کی مانند ہوں۔'' (صحیح بخاری:6405)

نماز شروع کرنے کے فوری بعد کون سی دعا پڑھنی چاہیے؟

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر تحریمہ اور قرات کے درمیان کچھ سکوت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں! آپ تکبیر اور قرات کے درمیان سکوت میں کیا پڑھتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "میں کہتا ہوں:

اَللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِيْ وَبَيْنَ خَطَايَايَ، كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ، اَللّٰهُمَّ نَقِّنِيْ مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْاَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ، اَللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَآءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ

یا اللہ! مجھ سے میرے گناہ اتنے دور کر دے جتنا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان فاصلہ رکھا ہے۔ اے اللہ! مجھے گناہوں سے اس طرح پاک صاف کر دے جیسے سفید کپڑا میل کچیل سے پاک صاف کیا جاتا ہے۔ اے اللہ! میرے گناہ پانی، برد اور اولوں سے دھو دے۔" (صحیح بخاری:744)

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے منقول ہے کہ نبی ﷺ جب نماز کا آغاز فرماتے تو یہ دعا پڑھتے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ تَبَارَكَ اسْمُكَ

وَتَعَالٰی جَدُّكَ وَلَا إِلٰهَ غَيْرُكَ

اے اللہ! تو (ہر قسم کے نقائص وعیوب سے) پاک ہے اور سب تعریفوں والا ہے۔ تیرا نام بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے۔ اور تیرے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں۔'' (نسائی: 899)

نماز میں سورت الفاتحہ کی اہمیت

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ''جس نے کوئی نماز پڑھی اور اس میں ام القریٰ کی قرات نہ کی تو ناقص ہے۔'' تین مرتبہ فرمایا، یعنی پوری ہی نہیں۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا: ہم امام کے پیچھے ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا: اس کو اپنے دل میں پڑھ لو کیونکہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا، آپ فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ نے فرمایا: میں نے نماز اپنے اور اپنے بندے کے درمیان آدھی آدھی تقسیم کی ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے جب بندہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

''سب تعریف اللہ ہی کے لیے جو جہانوں کا رب ہے۔''

کہتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری تعریف کی۔ اور جب وہ کہتا ہے:

اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

''سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہمیشہ مہربانی کرنے والا۔''

تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: میرے بندے نے میری ثنا بیان کی۔ پھر جب وہ کہتا ہے:

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ

''جزا کے دن کا مالک۔''

تو (اللہ) فرماتا ہے: میرے بندے نے میری بزرگی بیان کی۔ اور ایک دفعہ فرمایا: میرے بندے نے (اپنے معاملات) میرے سپرد کر دیے۔ پھر جب وہ کہتا ہے:

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ

''ہم تیری ہی بندگی کرتے اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں۔''

تو (اللہ) فرماتا ہے: یہ (حصہ) میرے اور میرے بندے کے درمیان ہے اور میرے بندے نے جو مانگا، اس کا ہے اور جب وہ کہتا ہے:

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ... صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ

''ہمیں راہ راست دکھا، ان لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام فرمایا، نہ غضب کیے گئے لوگوں کی ہو اور نہ گمراہوں کی۔''

تو (اللہ) فرماتا ہے: یہ میرے بندے کے لیے ہے اور میرے بندے کا ہے جو اس نے مانگا۔ سفیان نے کہا: مجھے یہ روایت علاء بن عبدالرحمن بن یعقوب نے سنائی، میں ان کے پاس گیا، وہ گھر میں بیمار تھے۔ میں نے ان سے اس حدیث کے بارے میں سوال کیا (تو انھوں نے مجھے یہ حدیث سنائی۔) (صحیح مسلم: 395)

رکوع اور سجدے کی دعائیں

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو وہ رکوع میں

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيمِ

پاک ہے میرا عظیم رب

اور سجدے میں

سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى

پاک ہے میرا بلند رب

پڑھتے تھے۔ اور اثنائے قرآت میں جس کسی آیت رحمت سے گزرتے تو وہاں رکتے اور سوال کرتے اور جس کسی آیت عذاب سے گزرتے تو وہاں رکتے اور پناہ مانگتے۔ (ابوداود: 871)

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ میں نے ایک رات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ قیام کیا، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قیام کیا تو سورۃ البقرہ کی تلاوت فرمائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس کسی آیت رحمت سے گزرتے تو وہاں رکتے اور دعا کرتے اور جس کسی آیت عذاب سے گزرتے تو وہاں رکتے اور تعوذ کرتے۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رکوع کیا، اس قدر لمبا جتنا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا قیام تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رکوع میں یہ دعا پڑھتے تھے

سُبْحَانَ ذِي الْجَبَرُوتِ وَالْمَلَكُوتِ وَالْكِبْرِيَاءِ وَالْعَظَمَةِ

”پاک ہے وہ ذات جو غلبہ وقوت، ملکیت، بڑائی اور عظمت والی ہے۔“

پھر آپ نے سجدہ کیا، اس قدر لمبا جتنا کہ آپ کا قیام تھا۔ اور آپ اپنے سجدے میں بھی وہی دعا پڑھتے رہے۔ پھر کھڑے ہوئے اور سورۃ آل عمران کی قرآت فرمائی۔ پھر ایک سورت پڑھی، (بعدازاں ایک اور) سورت پڑھی۔'' (ابوداود:873)

حضرت عائشہ ؓ نے خبر دی کہ رسول اللہ ﷺ اپنے رکوع اور سجدے میں (یہ کلمات) کہتے تھے:

سُبُّوحٌ قُدُّوسٌ، رَبُّ الْمَلَآئِكَةِ وَالرُّوحِ

''نہایت پاک ہے، مقدس ہے فرشتوں اور روح (جبریلؑ) کا پروردگار۔''

(صحیح مسلم:487)

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا: نبی ﷺ رکوع اور سجدے میں یہ دعا پڑھتے تھے:

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي

اے میرے اللہ تو پاک ہے، اے ہمارے رب تیری ہی تعریف ہے، اے اللہ مجھے معاف فرمادے. (صحیح بخاری:794)

رکوع سے سر اٹھا کر کیا پڑھیں؟

حضرت رفاعہ بن رافع زرقی ؓ سے روایت ہے، انہوں نے فرمایا کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے، جب آپ نے رکوع سے سر اٹھا کر

سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ

سن لیا اللہ (اس کی بات کو) جس نے اس کی تعریف کی

کہا تو ایک شخص نے

رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ

اے ہمارے رب تیرے ہی لئے ہیں سب تعریفیں پاکیزہ بابرکت

پڑھا۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "یہ کلمات کس نے کہے تھے؟" وہ شخص بولا: میں نے پڑھے تھے۔ آپ نے فرمایا: "میں نے تیس سے زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ ان کلمات کی طرف لپک رہے تھے کہ کون انہیں پہلے قلمبند کرے۔" (صحیح بخاری: 799)

دو سجدوں کے درمیان کی دعا

رَبِّ اغْفِرْ لِيْ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ

اے رب مجھے معاف فرمادے، اے رب مجھے معاف فرمادے۔

(ابوداود: 873)

تشہد میں کیا پڑھیں؟

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پیچھے نماز میں یہ پڑھا کرتے تھے: "جبرائیل اور میکائیل پر سلام ہو۔ فلاں اور فلاں پر سلام ہو، تو رسول اللہ ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "اللہ تعالیٰ تو خود ہی سلام ہے، لہذا تم میں سے جب

کوئی نماز پڑھے تو کہے:

اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ، اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ

"تمام قولی، بدنی اور مالی عبادات اللہ کے لیے خاص ہیں۔اے نبی! آپ پر اللہ کی رحمت، سلامتی اور برکتیں ہوں، نیز ہم پر اور اللہ کے (دوسرے) نیک بندوں پر بھی سلامتی ہو

جب تم یہ دعائیہ کلمات کہو گے تو اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائیں گے، خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود برحق نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اللہ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔"

(صحیح بخاری:831)

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان کیا کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ

سے پوچھا تھا: اللہ کے رسول اللہ ﷺ! ہم آپ پر اور آپ کے اہل بیت پر کس طرح درود بھیجا کریں؟ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ پر سلام بھیجنے کا طریقہ تو خود ہی ہمیں سکھا دیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یوں کہا کرو۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ، وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ، إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ، کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی إِبْرَاهِیْمَ، وَعَلٰی آلِ إِبْرَاهِیْمَ إِنَّكَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ

اے اللہ! حضرت محمد ﷺ اور آپ کی آل پر رحمت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر رحمت نازل فرمائی تھی۔ بلا شبہ تو خوبیوں والا، عظمت والا ہے۔ اور حضرت محمد ﷺ اور آپ کی ازواج اولاد پر برکت نازل فرما جس طرح تو نے حضرت ابراہیمؑ کی اولاد پر برکت نازل فرمائی تھی بلاشبہ تو خوبیوں والا عظمت والا ہے۔" (صحیح بخاری:3370)

سلام پھیرنے سے پہلے کون سی دعائیں مانگیں؟

حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوْذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا، وَفِتْنَةِ الْمَمَاتِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

"اے اللہ! میں عذاب قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور فتنہ دجال سے تیری پناہ طلب کرتا ہوں، زندگی اور موت کے فتنے سے تیری پناہ میں آتا ہوں۔ اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ کا طالب ہوں۔"

آپ سے کسی نے عرض کیا: آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں؟ آپ نے فرمایا: "انسان جب قرض دار ہو جاتا ہے تو بات کرتے وقت جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو اس کی خلاف ورزی کرتا ہے۔" (صحیح بخاری:832)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا کہ آپ مجھے کوئی ایسی دعا سکھا دیں جو میں نماز میں پڑھا کروں۔ آپ نے فرمایا: "یہ پڑھا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ ظَلَمْتُ نَفْسِيْ ظُلْمًا كَثِيْرًا وَّلَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِيْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِيْ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُوْرُ

الرَّحِيْمُ

"اے اللہ! میں نے اپنے آپ پر بہت ظلم کیا۔ اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں، اس لیے تو مجھے اپنی طرف سے معاف کر دے اور مجھ پر مہربانی کر دے۔ یقینا تو ہی بہت بخشنے والا نہایت مہربان ہے۔"

(صحیح بخاری:834)

تشہد اور سلام کے درمیان میں یہ دعا پڑھتے۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ مَا قَدَّمْتُ وَمَا أَخَّرْتُ وَمَا أَسْرَرْتُ وَمَا أَعْلَنْتُ وَمَا أَسْرَفْتُ وَمَا أَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّيْ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَأَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَآ إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ

"اے اللہ! بخش دے جو خطائیں میں نے پہلے کیں یا بعد میں کیں اور چھپا کر کہیں یا اعلانیہ کیں اور جو بھی زیادتی میں نے کی اور جس کا مجھ سے زیادہ تمھیں علم ہے (اطاعت اور خیر میں) تو ہی آگے کرنے والا ہے اور تو ہی پیچھے کرنے والا ہے اور تیرے سوا کوئی عبادت کا حقدار نہیں۔"

(صحیح مسلم:771)

کتاب کے بارے میں تاثرات

الدکتور پروفیسر محمد صارم حفظہ اللہ ایک فصیح وبلیغ اور مستند عالم دین ہیں۔ان کی یہ محنت قابل دید ہے۔ان کی یہ کتاب اس بات کی عکاسی کررہی ہے کہ وہ خود بھی ذکر واذکار اور روحانیت کے ساتھ گہرا تعلق رکھنے والے ہیں۔ انہوں نے اللہ سے تعلق میں مضبوطی کے لیے مستند دعاؤں کا نسخہ تیار کر کے ہر عمر کے لوگوں کے لیے آسانی پیدا کردی۔ہمیں اپنے تحفظ کے لیے ایسی تمام دعاؤں کی ضرورت ہوتی ہے۔آج کے پرفتن دور میں انسان سمجھتا ہے کہ وہ مادی ذرائع سے اپنی حفاظت کرسکتا ہے لیکن جب تک اللہ کی رحمت اور مدد شامل حال نہ ہو تو سارے کاموں سے برکت اور تاثیر ختم ہوجاتی ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم کی زبان اقدس سے نکلے اور آپ صلی اللہ علیہ والہ وسلم پہ اترے ہوئے لفظوں کو ایسے ترتیب دینے اور پڑھ کر یاد کرنے کا شرف صرف چنے ہوئے لوگوں کو ہی ملتا ہے۔

{فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ، مدیر ومہتمم جامعہ محمدیہ سیالکوٹ}

الحمدللہ وحدہ والصلوۃ والسلام علی من لا نبی بعدہ. أما بعد۔ اللہ تعالی کی یاد اور اس کا ذکر انتہائی اعلی اور افضل عمل ہے۔اللہ تعالی کا ارشاد ہے و لذکر اللہ اکبر (العنکبوت:45) کہ اللہ تعالی کا ذکر بہت بڑی چیز ہے. ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا بیان ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہر حال میں اللہ کا ذکر کیا کرتے تھے (صحیح مسلم:826) سیدنا ابوھریرہ رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالی کے ہاں دعاء سے بڑھ کر کوئی چیز زیادہ معزز نہیں (جامع ترمذی:3370) اللہ کا ذکر کرنے سے انسان کا اللہ تعالی کے ساتھ برابر رابطہ رہتا ہے اور انسان پر اس کی رحمتوں کا نزول ہوتا رہتا ہے. رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سونے جاگنے، کھانے پینے، لباس پہننے، مسجد اور گھر میں داخل ہونے اور باھر جانے، بیت الخلاء میں داخل ہونے اور باھر آنے، الغرض ہر کام کرتے وقت کی دعائیں اور آداب تعلیم فرمائے ھیں. محترم المقام، فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر محمد صارم سیف صاحب حفظہ اللہ نے عوام کی رھنمائی کے لیے پیش نظر مختصر مگر از حد مفید کتابچہ ترتیب دیا ہے تاکہ ہم ان دعاؤں کو یاد کر کے ان کی برکات اور فوائد کو حاصل کرسکیں. امید ہے کہ قارئین خود ان دعاؤں کو یاد کریں گے اور اپنے اھل وعیال کو بھی یاد کرائیں گے۔

{فضیلۃ الشیخ ابوحمزہ پروفیسر سعید مجتبی السعیدی، فاضل مدینہ یونیورسٹی}